

کورٹ میر جیز پسند کی شادیوں پر ایک جائزہ رپورٹ :

پسند کی شادی یا فیملی کی پسند کی شادی کا تصور رواۃتی طور پر مختلف ہے مگر قانونی طور پر دونوں قسم کی شادیوں میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ دونوں قسم کی شادی با قاعدہ رجسٹر قاضی صاحب پڑھاتے ہیں۔ دونوں نکاح رجسٹر ہوتے ہیں۔ دونوں شادیاں ایک ہی طرح کے نکاح نامہ فارم پر ہوتی ہے اس لئے قانونی طور پر دونوں ایک طرح سے ہی موثر ہوتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ایک شادی فیملی کی موجودگی میں ولی یا والدین کے سامنے سرانجام پاتی ہے۔ دوسری شادی اس سے بالکل مختلف عدالت کے احاطے میں فیملی کی غیر موجودگی میں سرانجام پاتی ہے۔ ولی یا والدین کی غیر موجودگی کی وجہ سے لڑکی کو باقاعدہ ایک فری ول (حلفیہ بیان) بنوانا پڑتا ہے۔ جس میں وہ یہ حلفیہ کہتی ہے کہ وہ اپنی مرضی سے یہ نکاح کر رہی ہے اور وہ بالغ ہے اور مزید تصدیق کے لئے وہ اپنی تصویر بھی منسلک کرتی ہے۔

2001 سے قبل یہ فری ول با قاعدہ مجسٹریٹ سے تصدیق ہوتی تھی مگر اس کے بعد اس کو جسٹس آف پیس سے منسلک کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ نکاح کا باقاعدہ ریکارڈ KMC کے پاس جمع ہوتا تھا۔ مگر 2001 کے بعد اس کو یونین کونسل سے منسلک کر دیا گیا اب حال یہ ہے کہ بہت سے نکاح خواہ نکاحوں کا سال بھر کاریکاری کا تکمیلی جمع نہیں کرتے کیونکہ ان پر کوئی جیک اینڈ بلنس نہیں ہے اسی طرح کئی کالی بھڑیں بھی اس صفت میں شامل ہو گئی ہیں جو کہ شادی کرنے والی خواتین سے ان کی پہلے کی ازدواجی حیثیت بھی معلوم نہیں کرتی، بہت سے خواتین عدالت کی مدت کے دوران، ہی دوسری شادی کر لیتی ہیں۔ اسی طرح شوہر وغیرہ بھی پہلی شادی کو چھپا کر دوسری کر لیتے ہیں۔ دونوں فریقوں کو پسند کی شادی کا نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ ان کے مفادات کا خیال رکھنے والا کوئی وکیل یا ولی نکاح کے وقت نہیں ہوتا جس کا بعد میں ناقابل تلافی نقصان ہوتا ہے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق کراچی میں ماہانہ 200 کے قریب کورٹ میر جیز (پسند کی شادیاں) ہو رہی ہیں۔ کراچی کی آبادی کے لحاظ سے یہ تعداد کچھ زیادہ نہیں ہے، مگر پاکستان میں آج بھی جو اسٹٹ فیملی سسٹم رائج ہے۔ جس میں بزرگوں کی رائے کو اہمیت حاصل ہے۔ خاندان کے بزرگ اپنے تجربوں کی روشنی میں لڑکا لڑکی کا رشتہ طے کرتے ہیں۔ جس میں صرف لڑکا لڑکی کا جوڑ، ہی نہیں دیکھا جاتا بلکہ معاشی، سماجی، تعلیمی غرض یہ کہ ہربات کا خیال رکھا جاتا ہے اس لئے فیملی کی پسند کی شادیاں زیادہ دیریا پا ہوتی ہیں۔ جبکہ دوسری طرف پسند کی شادی صرف دو فرادری یعنی لڑکا لڑکی کی ذاتی پسند پر ہوتی ہے۔ بعض اوقات لڑکا لڑکی ایک دوسرے کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں جانتے۔ صرف موبائل پر کی جانی والی کچھ عرصے کی بات چیت، ہی شادی کا سبب بنتی ہے۔ پسند کی شادی کی اگرچہ کئی اور بھی وجوہات ہیں۔ مگر اس کی سب سے بڑی وجہ پسند کی شادی کا سہل اور آسان ہونا بھی ہے۔ ہم پسند کی شادی کے خلاف نہیں ہے مگر فیملی کی پسند کی شادی کو بھی اتنا ہی آسان ہونا چاہیے، جتنا (کورٹ میرج) پسند کی شادی ہے۔

فیملی کی پسند کی شادی کی سب سے بڑی رکاوٹ جہیز ہے یہ شادی بغیر جہیز کے نہیں ہو سکتی۔ جہیز ایک بوجھ کی طرح دہن کے گھر

والوں پر مسلط ہوتا ہے۔ حالانکہ جہیز ایک جرم ہے لیکن اس بات کی عوام کو آگاہی نہیں دی گئی کہ جہیز ایک ایسا جرم ہے جس پر باقاعدہ سزا ہے۔ اکثر لڑکیاں جہیز نہ ہونے کی وجہ سے شادی کے بغیر بیٹھی رہتی ہیں۔ لیکن پسند کی شادی میں دو فریقوں کو جہیز سے مطلب نہیں ہوتا۔ یہ شادی بغیر پیسوں کے ہوتی ہے۔

پسند کی شادیوں پر سب سے بڑا اعتراض یہ ہوتا ہے کہ کم عمر بچیوں کو ورغلائی لوگ شادی کر لیتے ہیں۔ واضح رہے کہ شریعتاً کسی نابالغ لڑکی کا نکاح بغیر ولی کے کرانا درست نہیں۔ اسی طرح سنده میں 2013 میں کمر عمری کی شادی کا قانون پاس کیا گیا ہے جس کے مطابق کسی کم عمر لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے ایسا کرنے والے اور کرانے والے دونوں کو سزا ہو گی۔

ہمارا کہنا یہ ہے کہ اس قانون کی سب سے زیادہ خلاف ورزی کو رٹ میز جہیز میں ہو رہی ہے لہذا اپہلے تو کورٹ میرج کو نکاح نامہ فارم میں درج کیا جائے اس مقصد کے لئے فارم میں ترمیمی شق شامل کی جائے۔ پھر اگر شادی کو رٹ میرج ہے تو اس کے آگے پیدائشی سرٹیکٹ، قومی شناختی کارڈ کی شرط لگائی جائے تاکہ کم عمر بچیوں کا کورٹ میرج کے نام پر استحصال نہ ہو سکے۔ نکاح خواہ کو بھی پابند کیا جائے کہ وہ کورٹ میرج میں تمام قانونی ضروریات کو پورا کرے اور اس طرح کے تمام نکاح باقاعدہ نادر اکے کمپیوٹرائز سسٹم میں درج ہوں۔ مہرجو کہ لازمی شرط ہے مگر کورٹ میرج میں کم عمر بچی اس کی اہمیت کو نہیں سمجھتی۔ اس لئے وہ مناسب مہر کو طے نہیں کراتی، جو کہ غلط ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ حکومت نکاح نامہ کے فارم میں کم از کم مہر خود طے کرنے اور اسکو لازمی شق بنادے۔ اس کے علاوہ نان و نفقہ اور لڑکے کی پہلی کی ازدواجی حیثیت کی شق کے اندر اس کو لازمی قرار دے اور مہرو نان و نفقہ کی شق کو خالی چھوڑنے پر سزا کو نافذ کیا جائے تاکہ ہر لڑکی کا مہر اور ننان و نفقہ نکاح کے وقت لازمی طے ہو سکے۔

مزید یہ کہ کورٹ میرجیز کی حوصلہ شکنی کے لئے ان وجوہات کو جو کہ معاشرے میں اس شادی کا باعث ہیں ختم کرنیکی کوششیں کی جائیں۔ معاشرے کی اخلاقی صورتحال پر توجہ مرکوز کی جائے، اس ذمہ میں مناسب اصلاحات نافذ کی جائیں کی۔ کورٹ میرجیز کی بڑھتی تعداد کو کم تو کیا جاسکتا ہے مگر ختم نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ ہر فرد کی شخصی آزادی کا معاملہ ہے اگر والدین اپنے بچوں کی شادی کے لئے ان کی پسند کو اولیت دیں تو کورٹ میرجیز کو روکا جاسکتا ہے۔